بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ **الفضل** ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم بدھ

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | یکم ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ ۲۸ تبلیغ ۱۳۵۸ ہش ۲۸ فروری ۱۹۷۹ء | نمبر ۴۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

مومنوں کی یہ خصوصیت ہوتی ہے کہ وہ صبر سے کام لیتے ہیں

صبر کرنے والا شرح صدر کا رتبہ حاصل کرلیتا ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ (العصر:۴)

ترجمہ :- وہ لوگ جو (انبیاء پر) ایمان لائے اور (پھر) انہوں نے موقع کے، مناسبِ حال عمل کئے اور صداقت کے اصولوں پر قائم رہنے کی آپس میں ایک دوسرے کو تلقین کی اور (پیش آمدہ مشکلات پر) صبر سے کام لینے کی ایک دوسرے کو ہدایت کرتے رہے (ایسے لوگ کبھی گھاٹے میں نہیں پڑ سکتے)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مَنْ یَّتَصَبَّرْ یُصَبِّرْہُ اللّٰہُ وَمَا اُعْطِیَ اَحَدٌ عَطَاءً خَیْرًا وَّاَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ ۔ (بخاری و مسلم)

ترجمہ :- جو صبر کی کوشش کرتا ہے اللہ اسے صبر دیتا ہے اور کسی شخص کو صبر سے بہتر اور وسیع تر چیز نہیں دی گئی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ یعنی صبر کے ساتھ وعظ و نصیحت کا شیوہ اختیار کرتے ہیں۔ جلدی جھاگ منہ پر نہیں لاتے اگر کوئی امام اور رہنما بن کر جلدی بھڑک اُٹھتا ہے اور اس میں برداشت اور صبر کی طاقت نہیں تو وہ لوگوں کو کیوں نقصان پہنچاتا ہے۔ دوسرے یہ بھی مطلب ہے کہ جو باتیں سننے والا صبر سے نہ سنے وہ فائدہ نہیں اُٹھاتا ..... ابوجہل اور ابولہب میں کیا تھا؟ یہی بے صبری اور بے قراری تو تھی۔ کہتے تھے کہ تو خدا کی طرف سے آیا ہے تو کوئی نہر لے آ۔ اِن کم بختوں نے صبر نہ کیا اور ہلاک ہوگئے۔ ورنہ زبیدہ والی نہر تو آہی گئی ..... یاد رکھو صابر ہی شرح صدر کا رتبہ پاتا ہے۔ جو صبر نہیں کرتا وہ گویا خدا پر حکومت کرتا ہے خود اس کی حکومت میں رہنا نہیں چاہتا۔ ایسا گستاخ اور دلیر جو خدا تعالیٰ کے جلال اور عظمت سے نہیں ڈرتا وہ محروم کر دیا جاتا ہے اور اُسے کاٹ دیا جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۹۲)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۸ فروری۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور ہمیشہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی مطلع فرماتی ہیں کہ:۔

رات فون آیا ہے ملک مبارک احمد ابن ملک غلام فرید صاحب مرحوم کی حالت بہت تشویشناک ہے۔ قریباً بیہوشی ہے تمام بھائی بہنیں خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں شفا عطا فرمائے۔

---

۲۶ فروری ۱۹۷۹ء کو محترم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب دیال گڑھی (انچارج شعبہ رشتہ ناطہ) کی بیٹی محترمہ عظمت شاہین صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح ۲۹ دسمبر ۱۹۷۷ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب ابن محترم چوہدری بشیر احمد صاحب آف ونجواں (ضلع گورداسپور) سے پڑھا تھا۔

تقریب رخصتانہ کے موقع پر جو نو بجے صبح منعقد ہوئی محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس میں مقامی احباب کے علاوہ لاہور، شیخوپورہ، فیصل آباد اور گوجرانوالہ وغیرہ کے متعدد دوستوں نے بھی شرکت فرمائی۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو ہر لحاظ سے جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

پچّیس فیصد نمائندگان مجلسِ مشاورت تیس ۳۰ سال سے کم عمر کے ہونے چاہئیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۷۶ء میں ارشاد فرمایا تھا:۔

"ایک چوتھائی نمائندگی
تیس ۳۰ سال سے کم عمر والوں
کی ہونی چاہیئے"

جملہ افرادِ جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ نمائندگان کے انتخاب اور ان کی اطلاعات بھجواتے وقت حضور کے اس ارشاد کو پیشِ نظر رکھا جائے۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

پبلشر:۔ مسعود احمد ٭ پرنٹر:۔ سید عبدالحی ٭ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۳۰ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ

۲۸ تبلیغ ۱۳۵۸ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اتمامِ حجّت کے بعد مومنوں کا اصل کام

اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی مامور کو اصلاحِ خلق کی غرض سے دُنیا میں مبعوث فرماتا ہے تو سب سے اوّلی اور سب سے مقدم جو کام اس کے سپرد کیا جاتا ہے وہ یہی ہوتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے پیغام کو لوگوں تک پہنچائے۔ چنانچہ وہ اور اس کے متبعین حق کی تبلیغ و اشاعت میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے لیکن یہ حکم اُس وقت تک کے لئے ہوتا ہے کہ مخالفینِ حق پر اچھی طرح اتمام حجت ہو جائے۔ جب حجّت پوری ہو جاتی ہے تو اُنہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک اَور حکم ملتا ہے اور وہ یہ کہ وہ لوگوں کی ہدایت یابی کے معاملہ کو اللہ پر چھوڑ دیں اور تزکیۂ نفوس و تطہیرِ قلوب اور دعاؤں پر زور دیں اور اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کا انتظار کریں۔

چنانچہ جملہ دیگر انبیاء کرام کی طرح خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہلا حکم یہی ملا کہ:-

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ۖ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ۚ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۗ

(المائدہ آیت ۶۸)

ترجمہ:- اے رسول! تیرے رب کی طرف سے جو (کلام بھی) تجھ پر اُتارا گیا ہے اسے (لوگوں تک) پہنچا۔ اور اگر تُو نے (ایسا) نہ کیا تو (گویا) تُو نے اس کا پیغام (بالکل) نہیں پہنچایا۔ اور اللہ تجھے لوگوں (کے حملوں) سے محفوظ رکھے گا۔

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ابتدائی صحابہؓ نے اس خدائی حکم پر عمل پیرا ہونے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی اور اس راہ میں اپنی جانوں تک کی پرواہ نہ کی۔ کفارِ مکّہ کا ایک ہی مطالبہ تھا کہ آپؐ اُن کے بُتوں کے خلاف کچھ نہ کہیں اور توحید کے عقیدہ کی تبلیغ نہ کریں۔ آپؐ نے ان کے مظالم کو صبر سے برداشت کیا لیکن پیغامِ حق کی اشاعت میں کسی قسم کی کوتاہی نہ ہونے دی۔ حتّٰی کہ جب رؤسائے مکّہ نے آپؐ کے چچا ابوطالب کے ذریعہ یہ کوشش کی کہ آپؐ تبلیغ سے باز آجائیں تو آپؐ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا "یہی تو وہ کام ہے جس کے واسطے مَیں بھیجا گیا ہوں کہ لوگوں کی خرابیاں اُن پر ظاہر کر کے انہیں سیدھے رستہ کی طرف بُلاؤں اور اگر اس راہ میں مجھے مرنا درپیش ہے تو مَیں بخوشی اپنے لئے اس موت کو قبول کرتا ہوں۔ میری زندگی اس راہ میں وقف ہے اور مَیں موت کے ڈر سے اظہارِ حق سے رُک نہیں سکتا۔ اور اے چچا اگر آپ کو اپنی کمزوری اور تکلیف کا خیال ہے تو آپ بے شک مجھے اپنی پناہ میں رکھنے سے دستبردار ہو جاویں مگر مَیں احکامِ الٰہی کے پہنچانے سے کبھی نہیں رُکوں گا۔ اور خدا کی قسم اگر یہ لوگ میرے ایک ہاتھ میں سورج اور دوسرے ہاتھ میں چاند بھی لا کر دیدیں تب بھی مَیں اپنے فرض سے باز نہیں رہوں گا اور مَیں اپنے کام میں لگا رہوں گا حتّٰی کہ خدا اسے پورا کرے یا مَیں اس کوشش میں ہلاک ہو جاؤں۔" الغرض آپؐ نے پیغامِ حق کی اشاعت میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی اور اس راہ میں اپنی جان تک کی پرواہ نہ کی اور اُس وقت تک پورے جذبہ و جوش کے ساتھ اشاعتِ حق کا فریضہ ادا کرتے چلے گئے جب تک کہ مخالفینِ حق پر ہر طرح سے حجّت پوری نہ ہو گئی۔

اتمامِ حجّت کے بعد اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت یابی یا سزا یابی کے معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لے لیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا:-

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَهُمْ ۚ

(احقاف آیت ۳۶)

ترجمہ:- پس (اے نبی!) تو بھی (اسی طرح) صبر کر جس طرح پختہ ارادے والے رسول (تجھ سے پہلے) صبر کر چکے ہیں اور ان کے (انجام کے) لئے جلدی نہ کر۔

نیز اسی ضمن میں اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا:-

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ ۘ إِذْ نَادَىٰ وَهُوَ مَكْظُومٌ ۝

(القلم آیت ۴۹)

ترجمہ:- پس تُو اپنے رب کے حکم پر قائم رہ اور مچھلی والے (یعنی حضرت یونسؑ) کی طرح مت بن جب اس نے اپنے رب کو پکارا اور وہ غم سے بھرا ہوا تھا۔

دراصل اتمامِ حجّت کے بعد مامور من اللہ اور اس کے متّبعین پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ تبلیغ سے زیادہ دعاؤں پر زور دیں اور استغفار، عباداتِ الٰہی اور تزکیۂ نفوس میں مشغول ہو کر اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی نصرت کے منتظر رہیں۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل امام آخر الزمان سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۲۶ مئی ۱۹۰۲ء کو اپنے احباب سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:-

"مَیں بڑے وثوق اور سچے ایمان سے کہتا ہوں کہ مَیں دیکھ رہا ہوں کہ ہماری تائید میں آسمان پر خاص تیاری ہو رہی ہے۔ ہماری طرف سے ہر پہلو کے لحاظ سے لوگوں پر حجّت پوری ہو چکی ہے اس لئے اب خدا تعالیٰ نے اپنی طرف سے اُس کارروائی کے کرنے کا ارادہ فرمایا ہے جو وہ اپنی سنّتِ قدیم کے موافق اتمامِ حجّت کے بعد کیا کرتا ہے۔

..... ممکن ہے کہ ہماری جماعت کے بعض لوگ طرح طرح کی گالیاں، افترا پردازیاں اور بدزبانیاں خدا تعالیٰ کے سچے سلسلہ کی نسبت سُن کر اضطراب اور استعجال میں پڑیں مگر انہیں خدا تعالیٰ کی اس سنّت کو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ برتی گئی ہمیشہ ملحوظِ خاطر رکھنا چاہیئے۔ اس لئے مَیں پھر اور بار بار بتاکید حکم کرتا ہوں کہ جنگ و جدال کے مجمعوں، تحریکوں اور تقریبوں سے کنارہ کشی کرو اس لئے کہ جو کام تم کرنا چاہتے ہو یعنی دشمنوں پر حجّت پوری کرنا وہ اب خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔

تمہارا کام اب یہ ہونا چاہیئے کہ دعاؤں اور استغفار اور عبادتِ الٰہی اور تزکیہ و تصفیۂ نفس میں مشغول ہو جاؤ۔ اس طرح اپنے تئیں مستحق بناؤ خدا تعالیٰ کی ان عنایات اور توجّہات کا جن کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ خدا تعالیٰ کے میرے ساتھ بڑے بڑے وعدے اور پیشگوئیاں ہیں جن کی نسبت یقین ہے کہ وہ پوری ہوں گی مگر تم خواہ نخواہ اُن پر مغرور نہ ہو جاؤ۔ ہر قسم کے حسد، کینہ، بغض، غیبت اور کبر اور رعونت اور فسق و فجور کی ظاہری اور باطنی راہوں اور کسل اور غفلت سے بچو اور خوب یاد رکھو کہ انجام کار ہمیشہ متقیوں کا ہوتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالْآخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِينَ۔ اس لئے متقی بننے کی فکر کرو۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۸۳)

ضروری ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

۱۔ "قرآن کریم کے بغیر آپ کے گھر بھی بے برکت رہیں گے۔ ہر احمدی کا گھر ایسا ہونا چاہیئے کہ اس میں رہنے والا ہر فرد جو اس عمر کا ہے کہ وہ قرآن کریم پڑھ سکتا ہے صبح کے وقت اس کی تلاوت کر رہا ہو۔" (الفضل ۱۹ فروری ۱۹۶۶ء)

۲۔ "جماعت کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ احمدیت کی ترقی اور اسلام کا غلبہ اس بات پر منحصر ہے کہ ہم خود کو بھی اور اپنے ماحول کو بھی قرآن کریم کے انوار سے منوّر کریں اور منوّر رکھیں۔" (الفضل ۹ جولائی ۱۹۶۷ء)

جملہ اراکین انصار اللہ مندرجہ بالا ہدایات کو اپنے لئے مشعلِ راہ بنائیں (قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عید الاضحیہ کی حقیقت

مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد ایم۔اے امیر و مبلغ انچارج جزائر فیجی

(ریڈیو فیجی سے عید کے روز ۱۱ نومبر کو نشر کیا گیا)

آج سے قریباً ایک سال قبل شائع شدہ احمدیہ کیلنڈر کے عین مطابق فیجی میں ہم سب مسلمان آج ۱۱ نومبر کو عید الاضحیہ منا رہے ہیں۔ اس خوشی کے موقعہ پر مَیں سب سے پہلے اپنے تمام احمدی احباب اور تمام مسلمان بھائیوں کی خدمت میں پاکستان سے حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود کی طرف سے موصولہ کیبل گرام پیش کرتا ہوں جو ان الفاظ میں ہے۔

"EID MUBARAK
MAY ALLAH BLESS
YOU ALL WITH LOVE
AND GRACE."

یعنی سب احباب کی خدمت میں
عید مبارک۔ اللہ تعالےٰ آپ
سب کو اپنی محبت اور برکت
سے نوازے۔

اس کے بعد عرض ہے کہ قربانیوں کی عید اسلام میں خوشی کا دوسرا بڑا موقعہ ہے۔ جبکہ ساری دنیا کے مسلمان مختلف جگہوں میں اجتماعی رنگ اختیار کر کے اللہ تعالےٰ کے حضور عبادات بجا لاتے اور خوشی مناتے ہیں۔

دیگر مذاہب کے مقابلہ میں اسلام میں عیدوں کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اسلام میں ہر عید اور ہر خوشی کے دن اللہ تعالےٰ نے کسی نہ کسی عبادت یا قربانی کو ساتھ رکھا ہے۔ تا کہ انسان کی توجہ ہر آن خدا تعالیٰ کی طرف رہے۔ عید الفطر سے پہلے ایک ماہ کے روزے فرض کئے گئے اور عید الاضحیہ کے موقعہ پر مکہ معظمہ میں حاجی بیت اللہ کا حج کر کے قربانیاں دیتے ہیں اور ہم بھی انہیں اقتداء میں قربانیاں دیتے اور عید مناتے ہیں۔

اس عید کے متعلق اکثر مسلمان یہ سمجھتے ہیں کہ اس روز نہا کر عمدہ لباس پہننا، عمدہ کھانے کھانا۔ زیب و زینت کرنا اور سارا دن لہو و لعب میں گزارنا اور اس روز خصوصیت سے قربانی کے جانوروں کو ذبح کرنا اور ان کا گوشت خود بھی خوب کھانا اور احباب کو بھی خوب کھلانا ہی عید ہے۔ گویا بعض لوگ محض قربانیوں کے گوشت کو ہی مقصود سمجھتے ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا
وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ
يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ
(سورہ حج آیت ۳۸)

یعنی اللہ تعالےٰ کو نہ قربانیوں کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ قربانیوں کا خون البتہ ان قربانیوں کے پیچھے پاک جذبہ خلوص نیت اور تقوےٰ پہنچتا ہے۔ جس کے تحت ایک سچا مسلمان قربانی کے جانور کو ذبح کرتے ہوئے گویا زبان حال سے اللہ تعالےٰ کے حضور اس کی محبت اور رضا کو حاصل کرنے کے لئے ایک اظہار کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے دین کی خاطر اور ملک و ملت کی خاطر ضرورت پڑنے پر وہ اپنی جان، مال، وقت اور عزت کو اور اپنی ہر پیاری سے پیاری چیز کو قربان کرنے کے لئے ہر دم اسی طرح تیار ہے جس طرح ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام الٰہی خواب کے مطابق اپنے اکلوتے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے تھے۔

اگر اس پاک جذبہ، خلوص دل اور حسن نیت سے کوئی عید کے روز قربانی کرتا ہے۔ تو اس کی ظاہری قربانی کے ساتھ ساتھ اس کا یہ تقوےٰ، خلوص دل اور حسن نیت اللہ تعالےٰ کی خاطر اپنی ہر عزیز سے عزیز تر چیز کو قربان کرنے کا جذبہ اللہ تعالےٰ کو قبول ہوتا ہے۔ اسی پاک جذبہ کو اسلام بھی کہتے ہیں۔ اسلام کے معنے ہیں خدا تعالےٰ کی کامل اور مکمل فرمانبرداری کرنا اور اپنی گردن کو خدا کے آگے قربانی کے بکرے کی طرح رکھ دینا اور خدا کے ارادہ اور رضا میں محو ہو جانا اور خدا میں گم ہو کر ایک موت وارد کر لینا اور اپنے آپ کو اس طرح خدا کے سپرد کر دینا کہ اپنی تمام تر خواہشات نفس کو ذبح کر کے اور مٹا کر اللہ تعالےٰ کی مرضی کو قبول کر لینا "اسلام" ہے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ؎

اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا
ترکِ رضائے خویش پئے مرضیٔ خدا

عید کے روز قربانی کرتے ہوئے ایک سچا مسلمان جب اس پاک جذبہ سے قربانی کرتا ہے۔ اور زندگی میں بھی عملاً وہ خدا تعالےٰ کے دین کی خاطر اپنی جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی خاطر اپنی ہر پیاری سے پیاری چیز کو بھی قربان کرتا ہے۔ تو حقیقت میں ایسے شخص کی ہی قربانی خدا تعالےٰ کو قبول اور پسند ہے اور حدیث رسول کے مطابق "ایسی قربانیاں وہ سواریاں ہیں جو خدا تعالےٰ تک پہنچاتی ہیں اور خطاؤں کو محو کرتی ہیں اور بلاؤں کو دور کرتی ہیں" خدا کرے کہ عید کے روز یہ اعلےٰ قربانی کا جذبہ ہم سب کے دلوں میں پیدا ہو تا کہ ہماری عید بھی اور حقیقی عید ہو۔ اصل قربانی تو روح کی قربانی ہے۔ بکروں وغیرہ کی ظاہری قربانی اس کے لئے بطور ظلال و آثار کے ہے۔ (خطبہ الہامیہ)

عید الاضحیہ کی حقیقت

ایک نیا نقطۂ نگاہ

عید الاضحیہ کی حقیقت کے متعلق اس زمانہ کے مامور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دوسرے عظیم جانشین سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی و مصلح موعود نے فرمایا ہے کہ یہ عید اس یادگار میں ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کی۔ لیکن سوال یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اگر اپنے بیٹے کی قربانی کی تو ہمیں کس بات کی خوشی ہے؟ قربانی کرنے والے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور قربان ہونے والے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ہمارے زمانہ میں قریباً چار ہزار سال کا لمبا فاصلہ ہے۔ اب تک اس بات کو تازہ رکھنا معقول بات نہیں کہلا سکتی۔ جبکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ہمارے درمیان ایک ایسا رہبر آ جاتا ہے۔ جس کی عزت ہمارے دلوں میں اس سے زیادہ ہے۔ جو خاتم النبیین ہے جو سید ولد آدم ہے بلکہ جو سید الانبیاء ہے۔ پس گو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بڑی قربانی کی ہے۔ مگر کیا ہم اس لئے خوشی مناتے ہیں کہ شکر ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدم اس بڑی قربانی سے ڈگمگائے نہیں اور کیا ہم عید اس لئے مناتے ہیں کہ شکر ہے کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام قربان ہونے کے لئے تیار ہو گئے۔ پھر حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ کی قربانیاں کم نہیں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم قربانی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے نسبتاً آگے تھے۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد در اولاد قربانیاں کرتی چلی آتی ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تو صرف ایک بیٹا قربان کیا۔ اب بتاؤ بڑا کون ہوا۔ وہ جس نے ایک بیٹا قربان کیا۔ یا وہ جو ہر زمانے میں بیٹے قربان کرتا چلا آیا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے جاں نثاروں کی وجہ سے عید نہیں مناتے آج اس سوال کا جواب میں دیتا ہوں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی وجہ سے ہم یہ عید کیوں مناتے ہیں۔

اس سوال کا جواب دینے کے لئے جب ہم بائیبل کا مطالعہ کرتے ہیں تو بائیبل میں لکھا ہے۔ کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قربانی کا یہ عظیم الشان نمونہ دکھایا کہ اپنے اکلوتے بیٹے کو ذبح کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ تو اللہ تعالےٰ نے کہا:۔

"اے ابراہیم تو نے میری خاطر اپنے اکلوتے بیٹے کو قربان کیا دیکھ میں تیری ذریت کو بڑھاؤنگا اور اسے پھیلاؤں گا۔ جیسے ستارے نہیں گنے جا سکتے اسی طرح تیری ذریت بھی نہیں گنی جا سکے گی۔"

پھیلنے کے معنی غالب طور پر پھیلنے کے ہوتے ہیں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل کو غلبہ تب میسر آیا۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کے سردار صلے اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوئے اور آپؐ نے آ کر فرمایا کہ مجھے سیاہ و سفید۔ سرخ و زرد سب ہی کی طرف مبعوث کیا گیا ہے۔ مجھے عربوں کی طرف بھی بھیجا گیا ہے۔ اور مجھے عجمیوں کی طرف بھی بھیجا گیا ہے چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا ہے اے محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) تو کہہ دے

إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا

یعنی میں تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

خواہ وہ کسی ملک کے ہوں۔ خواہ وہ کوئی زبان بولتے ہوں۔ تمام روئے زمین پر بسنے والوں کی طرف مجھے رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔

سامعین کرام! محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایسے ملک میں پیدا ہوئے تھے۔ جو تمام دنیا سے منقطع تھا۔ وہ تمدن کے لحاظ سے بھی کمزور تھا۔ وہ علمی لحاظ سے بھی کمزور تھا وہ سیاسی لحاظ سے بھی کمزور تھا۔ اس کمزور ترین ملک میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک کمزور ترین انسان تھے۔ لیکن خدا تعالےٰ نے آپ کو پہلے اس ملک میں غلبہ عطا فرمایا۔ پھر پیشگوئی کے مطابق آپ کو ابیض و اسود۔ احمر و اصفر یعنی سفید و سیاہ۔ سرخ و زرد۔ سب قوموں میں قبولیت بخشی گئی۔ آپ کا دین مختلف قوموں میں پھیلنا شروع ہوا۔ یہاں تک کہ وہ دنیا کے کناروں تک پھیل گیا۔ چنانچہ آج چین میں کروڑوں مسلمان ہیں۔ انڈونیشیا میں نوے فیصد مسلمان ہیں۔ ہندوستان میں پچیس تیس فیصد مسلمان ہیں۔ پھر عرب ممالک افغانستان ایران۔ برما شام۔ فلسطین۔ ایبے سینیا۔ وسطی افریقہ۔ شمالی وجنوبی افریقہ۔ مغربی و مشرقی افریقہ۔ امریکہ۔ ایشیا اور یورپ کے بہت سے علاقوں میں لاکھوں کروڑوں مسلمان پائے جاتے ہیں۔

پس آج ایک مسلمان اگرچہ عید الاضحیہ مناتا ہے تو اس لئے نہیں کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو خدا تعالےٰ نے بچا لیا۔ یا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بے ایمانی کا نمونہ نہیں دکھایا۔ اور الٰہی حکم کے مطابق وہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے پر تیار ہو گئے۔ بلکہ مسلمان جب عید کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں۔ تو وہ اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق یہ پیشگوئی کہ تارے گنے جا سکیں گے۔ لیکن تیری اولاد نہیں گنی جا سکے گی پوری ہو گئی ہے۔ وہ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ یہ پیشگوئی دراصل محمدی پیشگوئی تھی۔ اور ابراہیمی نسل کے پھیلنے کا وقت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا زمانہ تھا۔ پس یہ عید بے شک اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کی یادگار ہے۔ لیکن یہ اس بات کی شہادت ہے کہ چار ہزار سال قبل حضرت ابراہیم علیہ السلام پر شدید مخالف حالات میں خدا تعالےٰ کا جو معجزانہ کلام نازل ہوا تھا وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے متعلق تھا۔ اور آپ ہی کے ذریعہ پورا ہوا اور ہم اس کے زندہ گواہ ہیں۔

پس جب ہم عید مناتے ہیں تو اس پرانے واقعہ کی وجہ سے نہیں مناتے۔ بلکہ اس بات کے اظہار کے لئے مناتے ہیں کہ ہمارا خدا زندہ خدا ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زندہ رسول ہیں۔ اور ہم جو آپ کی روحانی اولاد ہیں زندہ ہیں۔ ہم اس موقعہ پر جمع ہو کر اور اپنے آپ کو ابراہیمی اولاد کے طور پر پیش کر کے دنیا سے کہتے ہیں۔ کہ دیکھو تارے گنے جا سکتے ہیں۔ لیکن ابراہیمی نسل نہیں گنی جا سکتی۔

اس نقطۂ نگاہ سے جہاں ہم یہ عید منا کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک ثبوت بہم پہنچاتے ہیں۔ وہاں یہ عید اس طرف بھی اشارہ کرتی ہے کہ تبلیغ کے ذریعہ ابراہیمی نسل کو اور بھی بڑھائیں گے۔ جتنی جتنی ہم تبلیغ کریں گے۔ اور جتنے جتنے مقامات پر اسلام پھیلے گا۔ اتنے ہی شاندار طور پر یہ پیشگوئی پوری ہو گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی ابراہیم کہا گیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس میں جہاں اس طرف اشارہ ہے کہ آپ کی نسل میں بھی اسمٰعیلی ہجرت کا نمونہ ملے گا وہاں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ یہ پیشگوئی آپ کے ذریعہ اور بھی شاندار طور پر پوری ہو گی۔ خدا تعالےٰ آپ سے اور آپ کی قوم سے تبلیغ کا کام لے گا۔

پس جب ہم اس عید کے لئے جمع ہوتے ہیں تو اس لئے جمع ہوتے ہیں تا اس نشان کا اظہار ہو۔ اور ہم نئی روح کے ساتھ اٹھیں اور کوشش کریں کہ ابراہیمی نسل اور بھی پھیلے۔ تا وہ نشان پہلے سے دوگنا تگنا بلکہ ہزار گنا زیادہ شان سے ظاہر ہو۔ اور ہم یہ کوشش کریں کہ اس جہاں میں سوائے ابراہیمی نسل کے اور کوئی باقی نہ رہے۔ اور تمام دنیا میں اسلام غالب ہو۔

(خلاصہ خطبہ عید الاضحیہ از روزنامہ الفضل مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۵۰ء)

اس عظیم مقصد کے لئے اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ اس کو میرا بھی سلام پہنچانا اور جس کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلم کی حدیث میں چار دفعہ نبی اللہ نبی اللہ ... نبی اللہ۔ نبی اللہ کہہ کر پکارا ہے یعنی وہ امت محمدیہ میں محض ایک مجدد نہیں بلکہ نبی اللہ بھی ہوگا۔ اس کے عین مطابق حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام نے اپنی تحریرات میں خصوصاً ۱۹۰۱ء میں جبکہ آپ نے کتاب "ایک غلطی کا ازالہ" لکھ کر اس شخص کی تردید کی جو یہ کہتا ہے کہ حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام نے نبی اور رسول ہونے کا دعوے نہیں کیا۔ اس کتاب میں خصوصیت سے حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی میں شریعت جدیدہ کے بغیر امتی نبی اور امتی رسول ہونے کا دعوے فرمایا ہے۔ اور ایسے تمام حوالہ جات جو ۱۹۰۱ء سے قبل کے انکار نبوت میں پیش کئے جاتے ہیں ان کے متعلق حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام نے صاف اور واضح طور پر فرمایا ہے۔

"جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے۔ صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں۔ اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطے سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں۔ مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔"

(ایک غلطی کا ازالہ ص۸)

اس سے ظاہر ہے کہ اس زمانہ میں ظاہر ہونے والے سیدنا حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقام ایک معمولی مقام نہیں بلکہ بہت عالی اور بلند ہے۔ آپ خدا تعالےٰ کے عظیم احسان مامور ہیں۔ جن کے ذریعہ اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے ساری دنیا میں اشاعت اسلام، غلبہ اسلام اور عالمگیر روحانی انقلاب کو مقدر کیا ہے۔ آپ کو مان کر ہم احمدی مسلمانوں پر بہت بڑی اور عظیم ذمہ واری عاید ہوتی ہے۔

آج کی پریشان اور مضطرب دنیا کی اقوام جو ایک خطرناک تباہی کے کنارے پر کھڑی ہیں۔ ان سب تک اسلام یعنی امن اور سلامتی کے پیغام کو پہنچا کر الٰہی تقدیر کے مطابق ہم نے تمام دنیا کی اقوام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بابرکت جھنڈے تلے جمع کر کے ملت واحدہ بنانا ہے جس کے لئے بے انتہا قربانیوں کی ضرورت ہے۔ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے تھے۔ اسی طرح اشاعت اسلام اور عالمگیر روحانی انقلاب کے لئے ایک ابراہیم نہیں ہزاروں ابراہیم کی ضرورت ہے۔ اور ہمارے بچوں اور نوجوانوں کو تربیت نفس اور فدائیت اور جانثاری کے لحاظ سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا نمونہ پیش کرنا ہوگا اور ہمیں ایک اسمٰعیل نہیں ہزاروں اسمٰعیلوں کی ضرورت ہے جو اپنی زندگیوں کو وقف کر کے اشاعت اسلام کا فریضہ سرانجام دینے والے ہوں۔ اسی طرح ہماری ماؤں کو بہنوں کو بھی حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی طرح پہلے سے بڑھ کر قربانیوں کے لئے تیار ہونا ہے۔ قربانیوں کی یہ عید ہمیں یہی سبق دیتی ہے کہ ہم میں سے ہر ایک قربانیوں میں آگے بڑھے۔ اور ہم میں سے قربانیوں میں کوئی ایک بھی پیچھے نہ رہے۔ تاکہ ہمیں سچی اور حقیقی عید حاصل ہو۔

ذیلی تنظیموں میں شامل نہ ہونا ایک قومی جرم ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اگر کوئی شخص ایسا ہے جو چالیس سال سے اوپر کی عمر رکھتا ہے۔ مگر وہ انصار اللہ کی مجلس میں شامل نہیں ہوا۔ تو اس نے بھی ایک قومی جرم کا ارتکاب کیا ہے۔" (الفضل ۲ ستمبر ۱۹۶۱ء)

تمام زعماء انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ تمام انصار احباب کو تجنید میں شامل فرما دیں اور انہیں بجٹ میں شامل کر کے صحیح آمد پر تشخیص کئے ہوئے بجٹ مرکز کو ارسال فرما دیں۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست دعا

میری بچی امۃ النصیر بوجہ خوراک کی نالی میں تکلیف ہونے کے سخت بیمار ہے کچھ کھا پی نہیں سکتی۔ حتی کہ لعاب بھی نہیں نگل سکتی۔ احباب جماعت سے بچی کی صحت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔ امۃ الودود راجپوری محمدی کالونی عزیز آباد کراچی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت ہائے احمدیہ ماریشس کے جلسہ سالانہ ۱۹۷۸ء کی رُوداد

- دو ہزار عاشقانِ اسلام کی شرکت
- حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا اہم پیغام
- ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر پیغام احمدیت کی وسیع اشاعت
- غیر مسلموں کی شرکت

مکرم مولوی صدیق احمد صاحب منوّر مبلغ انچارج، ماریشس مشن

الحمدللہ کہ قادر مطلق نے ایک بار پھر ہم عاجز بندوں کو بتاریخ ۲-۳ دسمبر جلسہ سالانہ بمقام مسجد دارالسلام منعقد کرنے کی توفیق و سعادت عطا فرمائی اور اس نہایت ہی روحانی اور مقدس اجتماع کو اپنوں اور غیروں کے لئے ان گنت برکات رحمتوں اور فضلوں کا موجب بنایا۔ دو دن کا یہ مختصر وقت ہم سب کے لئے ازدیادِ ایمان و اخلاص کا باعث تھا۔ خدا کے عاشق بندوں نے موجودہ زمانہ میں اسلامی ضروریات کا اندازہ کرتے ہوئے ایک بار پھر اپنے عزم کو دہرایا کہ وہ دین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کی ہمیشہ کے لئے حفاظت کرتے چلے جائیں گے۔ وہ قرآن کی آواز اکنافِ عالم میں پہنچائیں گے اور اس راہ میں ہر آنے والی مصیبت اور دکھ کو برداشت کرنا اپنے لئے سعادت خیال کریں گے۔ ذیل میں اس کانفرنس کے مختصر کوائف درج کئے جاتے ہیں:۔

جلسہ سالانہ کی انتظامیہ کی پُرخلوص کوشش:

مسیح محمدی کے متبعین بطور ابراہیمؑ کی طرح جماعت حقہ کی ہر آواز پر لبیک کہتے ہیں۔ مرکز سے ہزاروں میل کی مسافت کے باوجود ان میں اسلامی اغراض کے لئے تعاون فدائیت اور اخلاص کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے جونہی قربانی کا بلاوا آیا یہ لوگ تیار ہو گئے۔ اللہ اکبر! حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر ہماری جانیں قربان ہوں جن کی قوت قدسیہ نے ہمارے زمانہ میں یہ کمال دکھایا کہ اسلام پر نثار ہونے والی ایک جماعت قائم فرما دی۔ فدائیت و تعاون کا نظارہ ہم نے جلسہ سالانہ پر دیکھا کہ انتظامیہ کا ہر رکن اپنے مفوضہ فرائض تندہی سے ادا کر رہا ہے۔ مندرجہ ذیل مخلصین جلسہ سالانہ کمیٹی کے ممبر تھے:۔

بشیر تیجو صاحب و سبحان خدا دا صاحب انچارج تحصیل چندہ جلسہ سالانہ۔

مبارک رمضان صاحب و محمد حنیف جواہر صاحب انچارج خوراک۔ عزیز احمد تیجو صاحب انچارج تزئین و صفائی۔ نصر اللہ جمن صاحب و منصور امیر الدین صاحب انچارج پنڈال۔ شمس الحق باوا علی صاحب انچارج تقسیم کھانا۔ ان سب مخلصین نے محنت اور ذمہ داری سے اپنے اپنے شعبہ کے کام کو پورا کیا۔ فجزاھم اللہ۔

احباب جماعت کو کانفرنس کے انعقاد سے باخبر کرنے کے لئے بار بار جمعہ کے موقعہ پر تمام احمدیہ مساجد میں اعلان کئے گئے۔ لوکل اخبارات میں خبر شائع کی گئی۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر کئی مرتبہ مختلف زبانوں میں جلسہ سالانہ کی خبر نشر ہوئی۔ کانفرنس کے سلسلہ میں تفصیلی ہدایات دینے کے لئے مونتانیش۔ بلانش تریولے۔ کاتر بورن اور پائی میں خصوصی اسمبلیوں کا انتظام کیا گیا۔ جلسہ سالانہ کا پروگرام کثیر تعداد میں طبع کرا کر اپنوں اور غیروں میں تقسیم کیا گیا۔ غیر از جماعت احباب کو دعوتی کارڈ کے ذریعہ کانفرنس کے لئے مدعو کیا گیا۔

مرکزی مسجد دارالسلام کو روشن کرنے۔ تزئین اور ماحول کی صفائی کی اہم ذمہ داری جناب عزیز احمد تیجو صاحب کے ذمہ تھی۔ جنہوں نے خدام کے بھرپور تعاون کے نتیجہ میں اس کام کو احسن طور پر سرانجام دیا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ۔ جوں جوں جلسہ سالانہ کے دن قریب آ رہے تھے دارالسلام کے حسن اور زیبائش میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ بجلی کے قمقمے۔ رنگدار جھنڈیاں۔ خوبصورت قطعات اور پرکیف ماحول ہر راہ گذر کے لئے جاذب نظر تھے۔ قطعات پر یہ عبارات درج تھیں۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ مع ترجمہ فرانسیسی۔ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ خدا ہماری تدابیر کا شہتیر ہے۔ ہماری تمام لذات خدا میں ہیں۔ دعا ناممکن کو ممکن بنا دیتی ہے۔

جلسہ سالانہ کا پہلا اجلاس اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا پیغام:

۲ دسمبر بروز ہفتہ مسجد کے احاطہ میں گہما گہمی پہلے سے کہیں زیادہ تھی پروگرام کے مطابق بھائی اور بہنیں نماز ظہر سے قبل ہی مسجد میں پہنچ چکے تھے۔ نماز ظہر اور عصر کی ادائیگی کے معاً بعد ایک بج کر ۴۵ منٹ پر جلسہ سالانہ کا پہلا سیشن زیر صدارت جناب بشیر احمد تیجو صاحب شروع ہوا۔ عزیزم محمد خواجہ لال بہاری کی تلاوت کے بعد مکرم حامد جیاوڑی نے خوش الحانی کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے" پڑھ کر سنائی۔ بعد ازیں خاکسار راقم الحروف نے افتتاحیہ تقریر کی جس میں جماعت کو جلسہ کے اغراض سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ سب احباب پورے طور پر اس مقدس اجتماع سے مستفید ہوں۔ اپنے مختصر بیان کے بعد خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کا روح پرور اور نہایت اہم پیغام پڑھ کر سنایا۔ اس پیغام کا اردو ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیارے بھائیو! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔

مجھے یہ معلوم کر کے بہت مسرت ہوئی ہے کہ آپ دسمبر کے پہلے ہفتہ میں اپنی سالانہ کانفرنس کا انعقاد کر رہے ہیں اس اہم موقعہ پر جماعت کو اس امر کا جائزہ لینا چاہیئے کہ وہ اپنے مقاصد کے حصول میں کہاں تک کامیاب ہوئی ہے اور کس قدر کام ابھی باقی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ساری انسانیت کو اسلام کے جھنڈے تلے جمع کرنے کے لئے مبعوث کیا ہے۔ یہ ایک عظیم کام ہے۔ ظاہر ہے کہ اس قدر عظیم الشان اور عالمی انقلاب کو ایک دو دن میں برپا نہیں کیا جا سکتا۔ اس مہتم بالشان مقصد کے لئے ہماری موجودہ اور آئندہ نسلوں کی سنجیدہ اور مسلسل قربانیاں درکار ہیں۔ اس بارہ میں دو امر نہایت اہم ہیں پہلا امر یہ ہے کہ ہمیں اپنی نئی نسل کو ان ذمہ داریوں سے آگاہ کرنا چاہیئے جو اللہ تعالیٰ نے ان کے کندھوں پر ڈالی ہیں۔ نئی نسل کی فعال شرکت کے بغیر ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ہمیں قوم کے مستقبل کے معماروں کی بہترین رنگ میں عقلمندی کے ساتھ تربیت و تعلیم کرنی ہو گی۔

موجودہ دنیا کے زہریلے اثرات و خطرات سے ہم آنکھیں بند نہیں کر سکتے بعض لوگ اپنے بچوں کی دنیوی تعلیم کے لئے سخت کوشاں ہیں لیکن ان کی اخلاقی و روحانی تعلیم و تربیت کے لئے بہت تھوڑی توجہ دیتے ہیں۔ ایسا کرنا خودکشی کے مترادف ہے۔ بچوں کی دینی اخلاقی و روحانی تعلیم کا انتظام کرنا والدین اور جماعت کا مشترکہ فرض ہے۔ ہر احمدی کو اس قابل ہونا چاہیئے کہ وہ قرآن کو پڑھ سکے اور سمجھ سکے ہر احمدی مرد اور عورت کو اس قابل ہونا چاہیئے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے فائدہ حاصل کر سکتا ہو اس کے بغیر ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے نوجوانوں کے اندر روح بلالی پیدا ہو تو ہمیں محبت، اخلاص اور فدائیت کے ساتھ اپنے نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کے لئے انتہائی کوشش کرنی ہوگی۔

دوسرا امر یہ ہے کہ ہمارا اپنا دستور اور طریق زندگی مثالی اور قابل ستائش ہونی چاہیئے۔ جب ہم باہر جا کر اسلام کی خوبیوں کی تبلیغ کرتے ہیں تو لوگ ہمیں تنقیدانہ نگاہوں سے دیکھتے ہیں اگر ہمارا کردار ہمارے قول کی تصدیق نہیں کرتا تو ہم لوگوں کے سامنے صرف خراب تاثرات پیدا کرنے والے ہونگے آج دنیا ہم سے ایسے معاشرہ کا مطالبہ کر رہی ہے جہاں فی الحقیقت اسلام کی تعلیم پر عمل ہو رہا ہو۔ ایسا معاشرہ پیدا کرنا ہمارا فرض ہے۔ ہمارے روز مرہ کے اعمال اور زندگی اس بات کا ثبوت ہونی چاہیئے کہ ہم خدا سے ڈرتے ہیں اور در حقیقت یہ دنیوی فوائد ہماری زندگی میں ثانوی حیثیت رکھتے ہیں۔ آج آپ اپنے ماحول پر نظر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دور ہٹیں تو آپ کو ہر طرف بے انصافی نظر آئے گی۔ رنگ و نسل اور عقیدہ کے امتیاز نے ایک نہایت خطرناک صورت حال پیدا کر دی ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کی ظاہری ترقی کے باوجود انسان کا ذہنی سکون کی دولت سے محروم ہے ہم نے اس صورت حال کو درست کرنا ہے اور یہ محض محبت۔ پیار۔ قربانی۔ دعاؤں سے اسلام کی تبلیغ کے ذریعہ ممکن ہے۔

دعا ہے کہ مولا کریم ان ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی طاقت اور عزم ہمیں عطا فرمائے اور ہم سب کو راہ مستقیم پر قائم رکھے اور ہمیں ان مقاصد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے جن کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث فرمائے گئے۔ آمین!

(دستخط) مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث"

پیارے آقا کا یہ پیغام کہ ہے ایک نہایت نصیحت آمیز اپیل ہے۔ ہاں۔ اشاعت اسلام کے لئے ایک بے قرار دل کی ایک زندگی بخش صدا ہے کہ اے مسیح محمدیؐ کے وجود کی سرسبز شاخو! آج اسلامی نمونے قائم کرنے کے لئے خداوند تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کی تاسیس کی ہے۔ اپنے قابلِ رشک اور امتیازی قول و فعل سے پیغام اسلام کو دوسروں تک پہنچاؤ اور اپنی نئی نسل کو روحانی و اخلاقی تعلیم سے آراستہ کرو۔ اللہ تعالیٰ فجی کے احمدی بھائیوں اور بہنوں کو اپنے نیک اسوہ اور قابلِ تقلید نمونہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت کی توفیق دے۔ آمین!

خاکسار کی افتتاحیہ تقریر کے بعد درج ذیل مقررین نے حاضرین سے خطاب کیا:-

مکرم نصر اللہ جمن صاحب ("خلافت ایک مقدس امانت ہے")۔
مکرم مبارک رمضان صاحب (اسوہ نبویؐ)
مکرم سبحان خدا صاحب (مالی قربانیوں کی عظمت)
اور مکرم احمد اللہ یعقوب صاحب (عظمت قرآن)

جملہ مقررین نے مذکورہ عناوین پر نہایت علمی پیرایہ میں اپنے خیالات کا ذکر کیا اور ان کی پیش کردہ معلومات سامعین کے علم و ایمان کے اضافہ کا باعث بنیں۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ

جلسہ سالانہ کا دوسرا اجلاس:

بتاریخ ۲۶ دسمبر نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد جلسہ کے دوسرے اجلاس کا آغاز ہوا۔ یہ سیشن مکرم شمس الحق یاد علی صاحب صدر جماعت احمدیہ کا تغ یورن کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن مجید جو کہ مکرم سعید نذیر احمد صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم نذیر مولا بخش صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ بعدہٗ مندرجہ ذیل احباب نے حاضرین سے خطاب کیا:-

ڈاکٹر محمد اسحاق جواہر صاحب
("THROMBSIS" کسی عضو یا شریان میں خون کا جم جانا)
مکرم حمید نیاز علی صاحب (احمدیت۔ اخلاقی و روحانی و سماجی انقلاب)
مکرم عزیز تیجہ صاحب (احمدی نوجوانوں کے فرائض)
مکرم احمد سلطان غوث صاحب ("اسلام میں خدا کا تصور")
اور مولانا شمشیر سوکیہ صاحب (عورت سے متعلق اسلامی تعلیم)

الحمد للہ کہ جملہ تقاریر کا علمی معیار بہت بلند تھا۔ سامعین بہت محظوظ ہوئے

نماز تہجد، درس قرآن و حدیث:

۲۷ دسمبر کو جلسہ سالانہ کا دوسرا دن نماز تہجد باجماعت کے ساتھ شروع ہوا کثیر تعداد میں احمدی بھائیوں اور بہنوں نے تہجد میں شرکت کی۔ نمازیں دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ترقی اور مسلمانوں کی بہبود کے لئے متضرعانہ دعائیں کی گئیں۔ نماز فجر کے بعد خاکسار نے سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات کی تفسیر بیان کی۔ مومنین کفار اور منافقین کی علامتوں کو بیان کرتے ہوئے خاکسار نے بتایا کہ ہمیں یہ سعی کرنی چاہیئے کہ ہم متقین کے حزب میں شامل رہیں نیز ہر قسم کی منافقت سے بچنے کی کوشش کرتے رہیں۔ آخر میں اپیل کی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی تاکید کے مطابق ہمیں یہ ۱۷ آیات ازبر کر لینی چاہئیں۔

تیسرا اور اختتامی اجلاس:

ٹھیک ساڑھے نو بجے صبح جلسہ سالانہ کے تیسرے اجلاس کا آغاز ہوا اس اجلاس کی صدارت کے فرائض جناب محمد حنیف جواہر صاحب نے سرانجام دیئے۔ مکرم مبشر دین صاحب نے نہایت خوش الحانی سے تلاوت قرآن مجید کی۔ بعدہٗ مکرم مبارک بدھن صاحب نے نظم پڑھی۔ اس اجلاس میں مندرجہ ذیل مقررین نے حاضرین سے خطاب کیا مکرم محمد حنیف جواہر صاحب۔ مکرم مولانا ابوبکر صاحب۔ مکرم حسن رمضان صاحب اور خاکسار راقم الحروف نے بالترتیب "اسلام میں نماز باجماعت کی اہمیت"۔ "احمدیہ جماعت کے خلاف تنقید اور اس کے جوابات"۔ "رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ"۔ اور "اسلام کا مستقبل اور احمدیوں کے اہم فرائض" کے موضوعات پر تقاریر کیں۔

خاکسار نے اپنی اختتامیہ تقریر میں بتایا کہ اسلام کو از سر نو اکناف عالم میں فروغ دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ آپ نے نہایت ہی کمزوری اور کسمپرسی کے عالم میں اپنا مشن شروع کیا۔ دشمنوں نے آپ کو نیست و نابود کرنا چاہا لیکن وہ سب خاک میں مل گئے آپ کی جماعت ساری دنیا میں پھیل گئی۔ لیکن اسلام کی آخری عظیم الشان فتح ابھی ظہور پذیر نہیں ہوئی اس فتح عظیم کو قریب تر لانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم متحد ہو کر خلافت کے نظام کے مطابق اخلاص و جذبہ فدائیت کے ساتھ قربانیاں پیش کرتے چلے جائیں۔ خاکسار کی تقریر کے بعد سب احباب اجتماعی دعا میں شریک ہوئے اور یوں دعا کے ساتھ جلسہ سالانہ کی تقاریر کا پروگرام بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوگیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک!

اجتماعی کھانا کا پروگرام:

ساڑھے بارہ بجے بعد دوپہر سب احباب نے دارالسلام کے احاطہ میں کھانا تناول فرمایا۔ ۲ ہزار افراد کا کھانا ہفتہ و اتوار کی رات کو تیار کیا گیا تھا۔ خدام کی فعال تنظیم کے نتیجہ میں نہایت مختصر وقت میں جملہ مہمانوں کو کھانا فراہم کر دیا گیا۔ مستورات کی طرف لجنہ کی تنظیم نے عمدگی سے کھانا کی تقسیم کے فریضہ کو ادا کیا۔ فجزاھم اللہ۔

خصوصی مہمانوں کے کھانے کا انتظام ہم نے دفتر میں کیا تھا۔ مدعوین میں غیر از جماعت مسلمان بھائی، ہندو اور عیسائی بھی شامل تھے۔

ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر جلسہ کی خبریں:

جلسہ سالانہ کے کامیاب انعقاد پر ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر کئی بار مختلف زبانوں میں جلسہ کی خبر نشر ہوئی اور جلسہ کے نظارے ٹیلی ویژن پر دکھائے گئے۔ خبروں میں جلسہ کے انعقاد۔ خاکسار کی تقریر کا خلاصہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے پیغام کا خلاصہ بھی بیان کیا گیا تھا۔

پیغامات:

اس جلسہ سالانہ کے موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے خصوصی پیغام کے علاوہ محترم وکیل التبشیر تحریک جدید ربوہ، محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب اور محترم سید محمود احمد صاحب ناصر مشنری انچارج جماعت ہائے امریکہ کے پیغامات بھی موصول ہوئے۔

محترم وکیل التبشیر صاحب کے پیغام کا متن درج ذیل ہے:-

"پیارے بھائیو اور بہنو!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مجھے یہ معلوم کر کے بے حد خوشی ہوئی ہے کہ آپ دسمبر کے پہلے ہفتہ میں اپنی سالانہ کانفرنس کا انعقاد کر رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ اسے بابرکت فرمائے اور آپ کو اپنی تبلیغی اور تربیتی مساعی کو مسلسل تیز تر کرنے کی توفیق دے اور انسانیت کی خدمت کے لئے زیادہ سے زیادہ جدوجہد کرنے کی طاقت عطا فرمائے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ ہماری ذاتی اصلاح اور بچوں کی اسلامی طریق پر تربیت ہمارے مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے نہایت ضروری ہے۔ احمدی ہونے کی حیثیت سے ہم نے سارے عالم کو اسلامی روپ دینا ہے۔ ہمیں دنیا میں امن و سکون قائم کرنا ہے اور ساری انسانیت کی بہتری کے سامان پیدا کرنے ہیں۔ یہ ایک بہت عظیم الشان نصب العین ہے۔ ہم بہت کمزور اور بے وسائل ہیں لیکن ہمارا خدا قادر مطلق ہے اس عظیم ہستی نے یہ مہم ہمارے سپرد کی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہمیں یہ یقین دلایا ہے کہ وہ ہمیں اس کام کے کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔ پس آئیں اور آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں آئیں ہمیشہ دوسروں کی بے لوث خدمات کرتے چلے جائیں اور ہر ایک کو خوش اور مسرور رکھنے کی جدوجہد کرتے چلے جائیں ہمارا قادر خدا سب پر بے حد رحم کرنے والا ہے۔ آیئے ہم بھی بلاامتیاز ہر انسان سے پیار و محبت کا سلوک کریں۔

(دستخط) مرزا مبارک احمد

فہرست صدقہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

۱۱؍جنوری تا ۱۰؍فروری ۱۹۷۹ء

(۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب جماعت ان سب بھائی بہنوں کے لئے خاص دعائیں فرمائیں۔
(چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

۳۳۸۔ مکرم عبدالرحمٰن خان صاحب ایجنٹ الفضل	کوئٹہ	۱۰ــ۰۰
۳۳۹۔ 〃 عبدالرؤف صاحب لودھی	〃	۱۰ــ۰۰
۳۴۰۔ 〃 عبدالسلام عبدالحی صاحبان	〃	۱۰ــ۰۰
۳۴۱۔ 〃 مرزا جاوید اقبال صاحب	〃	۱۵ــ۰۰
۳۴۲۔ 〃 سید علی ہاشمی صاحب جھور چک نمبر ۱۱۷		۱۵ــ۰۰
۳۴۳۔ 〃 میاں محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال دارالرحمت غربی ربوہ		۲۰ــ۰۰
۳۴۴۔ مکرمہ ثمینہ رحمت صاحبہ بنت چوہدری رحمت اللہ صاحب	〃	۱۰ــ۰۰
۳۴۵۔ 〃 اہلیہ صاحبہ شیخ مشتاق احمد صاحب دارالصدر غربی	〃	۲۰ــ۰۰
۳۴۶۔ مکرم راجہ مسعود احمد صاحب	〃 〃	۱۰ــ۰۰
۳۴۷۔ 〃 محمد اسمٰعیل صاحب قریشی	راولپنڈی	۲۵ــ۰۰
۳۴۸۔ 〃 چوہدری محمد شفیع صاحب تمباکو ڈیلر	جھنگ	۱۰ــ۰۰
۳۴۹۔ 〃 طالب حسین صاحب	〃	۱۰ــ۰۰
۳۵۰۔ 〃 محمد اقبال صاحب صابن ڈیلر	〃	۱۰ــ۰۰
۳۵۱۔ مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد شفیع صاحب	〃	۶۰۰ــ۰۰
۳۵۲۔ مکرم چوہدری محمد اکمل صاحب	〃	۱۰ــ۰۰
۳۵۳۔ 〃 محمد افضل صاحب (والد) 〃	واہ کینٹ	۱۰۰ــ۰۰
۳۵۴۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد حفیظ صاحب	〃	۲۰ــ۰۰
۳۵۵۔ 〃 بیگم ظفر اقبال صاحب	〃	۵۰ــ۰۰
۳۵۶۔ مکرم چوہدری ظہیر احمد صاحب ولد چوہدری لابٹ دین صاحب چک نمبر ۱۶۶ مراد		۱۰ــ۰۰
۳۵۷۔ 〃 محمد اقبال صاحب نمبردار 245/E.B	وہاڑی	۵۰ــ۰۰
۳۵۸۔ 〃 کرنل جی۔ ایم اقبال صاحب		۱۰۰ــ۰۰
۳۵۹۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ	ربوہ	۱۰ــ۰۰
۳۶۰۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	〃	۵۰ــ۰۰
۳۶۱۔ مکرمہ آمنہ ممتاز صاحبہ اہلیہ میر نصراللہ خان صاحب	شیخ پور	۱۰ــ۰۰
۳۶۲۔ 〃 بیگم صاحبہ مرزا مبارک احمد صاحب	ربوہ	۱۵ــ۰۰
۳۶۳۔ حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ	ربوہ	۱۰ــ۰۰
۳۶۴۔ مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب	〃	۱۰ــ۰۰
۳۶۵۔ مکرمہ صفیہ قریشی صاحبہ	〃	۵۰ــ۰۰
۳۶۶۔ مکرم ناظر حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ چک جھمرہ		۲۹ــ۰۰
۳۶۷۔ 〃 سیکرٹری مال جماعت احمدیہ محمد آباد اسٹیٹ		۸۶ــ۰۰
۳۶۸۔ مکرمہ بیگم صاحبہ میاں عبدالحلیم صاحب	اٹک	۵۰ــ۰۰
۳۶۹۔ مکرم ملک مبارک احمد صاحب	〃	۱۴ــ۰۰
۳۷۰۔ 〃 خواجہ حبیب اللہ صاحب	گوجرخان	۹۸ــ۰۰
۳۷۱۔ 〃 چوہدری محمد لطیف صاحب	〃	۵۰ــ۰۰
۳۷۲۔ 〃 خواجہ منظور احمد صاحب	〃	۲۰ــ۰۰
۳۷۳۔ مکرمہ اللہ رکھی صاحبہ اہلیہ خواجہ عبدالرحمٰن صاحب	〃	۱۵ــ۰۰
۳۷۴۔ مکرم خواجہ عبدالمنان صاحب قیصر	〃	۲۵ــ۰۰
۳۷۵۔ 〃 افضال الرحمٰن صاحب دارالصدر غربی ربوہ		۱۰ــ۰۰
۳۷۶۔ 〃 شیخ عبدالرحمٰن صاحب	〃 〃	۱۰ــ۰۰
۳۷۷۔ 〃 رانا محمد خان صاحب	بہاولنگر	۲۱ــ۰۰
۳۷۸۔ مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ	ڈیفینس سوسائٹی کراچی	۲۰ــ۰۰
۳۷۹۔ 〃 ڈاکٹر نعیمہ صاحبہ بنت ڈاکٹر نوردین صاحب	〃	۲۵ــ۰۰
۳۸۰۔ 〃 امۃ الرفیق صاحبہ	گلستان 〃	۳۶ــ۰۰
۳۸۱۔ 〃 حفیظہ اشرف صاحبہ	〃 〃	۳۰ــ۰۰
۳۸۲۔ 〃 ڈاکٹر زبیدہ انور صاحبہ	〃	۳۰ــ۰۰
۳۸۳۔ 〃 بیگم نسیم خالد صاحب	عزیز آباد 〃	۱۰ــ۰۰
۳۸۴۔ 〃 رشیدہ خانم صاحبہ	ڈرگ روڈ 〃	۱۰ــ۰۰
۳۸۵۔ 〃 نصیرہ گلزار صاحبہ	پشاور	۲۰ــ۰۰
۳۸۶۔ مکرم تسنیم احمد صاحب	〃	۱۰ــ۰۰
۳۸۷۔ 〃 افضال احمد صاحب	〃	۲۰ــ۰۰
۳۸۸۔ 〃 میر محمد رشید صاحب	〃	۱۰ــ۰۰
۳۸۹۔ 〃 حمید اللہ خان صاحب	〃	۱۰۰ــ۰۰
۳۹۰۔ مکرمہ بیگم صاحبہ عبداللہ خان صاحب	〃	۵۰ــ۰۰
۳۹۱۔ 〃 بیگم صاحبہ ظفراللہ خان صاحب	〃	۲۰ــ۰۰
۳۹۲۔ مکرم نیاز احمد صاحب بٹ	〃	۱۰ــ۰۰
۳۹۳۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ ماسٹر انوار الحق صاحب	〃	۱۰ــ۰۰
۳۹۴۔ مکرم ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب	〃	۱۰ــ۰۰
۳۹۵۔ 〃 کرنل محمد اسلم صاحب	〃	۱۰ــ۰۰
۳۹۶۔ مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ	〃	۱۰ــ۰۰
۳۹۷۔ مکرم مرزا مبارک احمد صاحب بھٹی	〃	۱۶۰ــ۰۰
۳۹۸۔ 〃 عزیز احمد صاحب کھوکھر	〃	۲۰۰ــ۰۰
۳۹۹۔ مکرمہ طلعت سعید صاحبہ بنت چوہدری نذیر احمد صاحب گھرڑیالی کلاں		۱۰ــ۰۰
۴۰۰۔ مکرم ملک الطاف ربانی صاحب	گجرات	۲۰۰ــ۰۰
۴۰۱۔ 〃 ملک اکرم ربانی صاحب	〃	۵۰ــ۰۰
۴۰۲۔ 〃 غلام سرور صاحب	〃	۵۰ــ۰۰
۴۰۳۔ 〃 بشارت احمد صاحب امروہی سیکرٹری مال دارالصدر جنوبی ربوہ		۱۵ــ۰۰
۴۰۴۔ 〃 محمد اسمٰعیل صاحب صدر محلہ دارالیمن ربوہ		۱۳ــ۰۰

ماہ اکتوبر ۱۹۷۸ء کی فہرست نادار مریضان میں مندرجہ ذیل نام شائع ہونے سے رہ گئے تھے جو اب شائع کئے جاتے ہیں:۔

۱۔ مکرم مرزا احمد حسین صاحب PECHS	کراچی	۲۵ــ۰۰
۲۔ مکرمہ بیگم صاحبہ 〃 〃 〃	〃	۱۰ــ۰۰
۳۔ مکرم لفٹننٹ مرزا ارشد حسین صاحب ابن 〃 〃	〃	۲۰ــ۰۰
۴۔ مکرمہ وبینہ مرزا بنت 〃 〃	〃	۱۰ــ۰۰
۵۔ 〃 عذرا مرزا 〃 〃 〃	〃	۱۰ــ۰۰

تقاریب شادی

۳۰؍دسمبر و ۳۱؍دسمبر ۱۹۷۸ء کو محترم قادری محمد امین صاحب کے دو بیٹوں کی شادی کی تقاریب ہوئیں۔ آپ کے ایک بیٹے خالد امیر صاحب کی شادی محترمہ امۃ الرؤف صاحبہ بنت محترم ڈاکٹر احسان علی صاحب مرحوم کے ساتھ ۳۰؍دسمبر کو ہوئی اور دوسرے بیٹے مکرم محمد بشیر صاحب طارق کی شادی ۳۱؍دسمبر کو محترمہ طاہرہ ظفر صاحبہ بنت محترم ملک ظفر احمد خان صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ کے ساتھ ہوئی۔ اوّل الذکر شادی میں تقریب رخصتانہ کی دعا محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل نے کرائی اور دوسری شادی میں تقریب رخصتانہ کی دعا محترم ملک فضل کریم خان صاحب آف لاہور نے کرائی۔ اگلے روز یکم جنوری ۱۹۷۹ء کو دونوں کی دعوت ولیمہ ہوئی جس کے اختتام پر محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ شادی کی ان تقاریب کو ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ کی مجلسِ مشاورت

اور

امراءِ اضلاع کی خدمت میں ضروری گذارش

جماعتِ احمدیہ کی ۶۰ ویں مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۳۰-۳۱ مارچ اور یکم اپریل ۱۹۷۹ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہوگی۔

۱۔ نمائندگان مجلس مشاورت کے اسماء گرامی ۱۰ مارچ تک دفتر ہذا میں پہنچ جانے چاہئیں امراء صاحبان اِس بات کا اہتمام فرمادیں کہ نمائندگان کا انتخاب جماعتوں کے اجلاسِ عام میں ہو اور نمائندگان اسلامی شعار کے پابند ہوں۔

۲۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۷۳ء میں فیصلہ فرمایا تھا کہ

"۲۵ فیصد ایسے متبادل دوست بذریعہ انتخاب رکھے جائیں جو زائر کی حیثیت میں یہاں آئیں۔ غیر حاضر نمائندگان کی جگہ ان زائرین میں سے انتخاب کرکے تعداد پوری کرلی جائے۔"

امراء اضلاع کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس فیصلہ کی روشنی میں ایسے منتخب زائرین کے اسماء ۱۰ مارچ تک بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

۳۔ مجلس مشاورت کے زائرین کے لئے مشاورت ہال میں جگہ کی مناسبت سے محدود تعداد میں ٹکٹ جاری کئے جائیں گے۔ صدر صاحبان جماعت و امراء صاحبان ایسا انتظام فرمادیں کہ ان کے حلقوں سے محدود تعداد میں دوست بطور زائر تشریف لائیں تاکہ انہیں ٹکٹ داخلہ کے حصول میں دقت نہ ہو۔ زائرین کے پاس مقامی جماعت کی تصدیق ہونا ضروری ہے۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

چندہ مہمان خانہ مستورات

جلسہ سالانہ پر مستورات کے ٹھہرنے کے لئے جو مہمان خانہ زیرِ تعمیر ہے اس کے چندہ کی تحریک جاری ہے اور ۱۶ جنوری تا ۳۱ جنوری اِس مد میں صرف ۱۸۷۲ روپے جمع ہوئے ہیں ابھی ایک لاکھ روپے خرچ شدہ رقم کو ادا کرنا ہے جو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ پر قرض ہے۔ تمام لجنات اور احمدی بہنوں کو توجہ دلاتی ہوں کہ وہ تحریک کریں کہ جس بہن نے ابھی تک اِس چندہ میں حصہ نہیں لیا وہ اِس میں حصہ لیں اور جو لے چکی ہیں اور استطاعت رکھتی ہیں وہ بھی اپنے چندہ میں دوبارہ دے کر اضافہ کریں۔ ابھی ایک بلاک بننا باقی ہے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

تقریب شادی

میرے بھائی مکرم شفیق احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب کی شادی مکرمہ تسنیم کوثر صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد صاحب مرحوم سے ۲۲ دسمبر ۱۹۷۸ء کو قرار پائی۔ ۲۱ دسمبر کو ہی مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی مربی سِلسلہ احمدیہ نے پندرہ ہزار روپے حق مہر پر نکاح کا اعلان کیا۔ برات ربوہ سے سیالکوٹ روانہ ہوئی اور اُسی دن شام کو واپس ہوئی۔ دوسرے روز دعوتِ ولیمہ ہوئی جس میں احباب بکثرت شریک ہوئے احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اِس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

(مسعود الحسن ثقفی ۱۷/۳۳ دارالرحمت وسطی ربوہ)

هر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے!

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ایک نہایت ضروری اعلان

(محترم چوہدری ظہور احمد صاحب سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور درخواست کی گئی تھی کہ

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا پانچواں مرحلہ ۲۸ ماہِ حال کو ختم ہو رہا ہے۔ کئی جماعتوں کی خواہش ہے کہ وہ جو رقوم ۱۰ مارچ ۱۹۷۹ء تک داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرادیں انہیں پانچویں مرحلہ میں شمار کرنے کی حضور منظوری فرمادیں۔ تاکہ ۲۸ ماہِ حال تک کی جمع شدہ رقوم بھی آسانی سے جمع کراسکیں اور جو دوست شروع مہینہ میں پچھلے ماہ کی رقوم دیتے ہیں وہ بھی فائدہ اُٹھاسکیں۔

حضور نے اسے منظور فرمالیا ہے۔ تمام امراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ اِس منظوری سے پورا پورا فائدہ اُٹھائیں۔ جزاکم اللہ خیراً۔

ضرورتِ انسپکٹر انصار اللہ

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کو ایک انسپکٹر کی ضرورت ہے جو باہر مجالس میں دورہ کرکے انصار اللہ کے لائحہ عمل پر عمل درآمد کروائے اور تربیتی امور سرانجام دے سکے۔ سلسلہ کی خدمت کا شوق رکھنے والے احباب صدر صاحب مقامی اور زعیم انصار اللہ کی تصدیق کے ساتھ مندرجہ ذیل کوائف پر مشتمل درخواستیں بنام صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھجوائیں:۔

نام ۔ عمر ۔ تعلیم ۔ تجربہ ۔ مکمل پتہ ۔ مستقل رہائش ۔ جماعتی نظام میں خدمت کی توفیق۔

نوٹ :۔ عمر ۳۵ سال سے کم نہیں ہونی چاہیئے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

دردمندانہ درخواستِ دعا

میرے بڑے بھائی چوہدری محمد طفیل خان صاحب مرحوم کے چھوٹے لڑکے عزیزم رانا محمد موسیٰ خان کی لڑکی چھت پر سے گر پڑی۔ اس کے سر میں چوٹ آئی۔ رانا محمد موسیٰ خان اور ان کے بڑے بھائی رانا محمد بشیر خان یحیٰ گاڑی میں لے کر ہسپتال گئے۔ واپسی پر ان کی گاڑی کو ایک حادثہ پیش آگیا جس سے دونوں بہت زخمی ہوگئے۔ رانا محمد موسیٰ خان کو ٹانگ پر زخم آئے اور کولہے کی ہڈی نکل گئی۔ رانا محمد بشیر خان یحیٰ کی پسلیاں ٹوٹ گئیں اور دل اور پھیپھڑوں پر بھی اثر ہوا وہ سات دن بے ہوش رہے اب بفضل اللہ تعالیٰ ہوش میں ہیں مگر ڈاکٹروں نے بات کرنے سے منع کیا ہوا ہے۔ ایک لڑکی کی بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی اور ایک چھوٹے بچے کی آنکھ میں شیشہ لگا جس کا ایک اپریشن ہو چکا ہے دوسرا اپریشن ہونیوالا ہے۔ لڑکی کے تمام چہرے پر شیشے لگ جانے سے زخم آئے۔ یہ سب اب ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔

احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ مولا کریم ان سب کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

میرے بڑے بھائی چوہدری محمد طفیل خان صاحب مرحوم سلسلہ کے خادم تھے۔

خاکسار محمد یعقوب خاں عفی عنہ
مکان ۶۵/B غلام محمد آباد
فیصل آباد

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴